REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ربیع شنبہ — ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ — فی پرچہ ا

جلد ۴۷/۱۲ — یکم احسان ۱۳۳۷ ہش — یکم جون ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق مری سے آج کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ قبل ازیں یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ حضور کو درد نقرس کی شکایت ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور تبلیغ کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

لبنان کے شہر طرابلس میں باغیوں اور فوج کے درمیان شدید لڑائی

توپخانہ اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے باغیوں کے ٹھکانوں پر زبردست حملہ

بیروت ۳۱ مئی۔ لبنان کے شہر طرابلس میں کل باغیوں اور حکومت کی فوجوں کے درمیان کل پھر شدید لڑائی ہوئی۔ فوج نے توپ خانے اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد سے باغیوں کے ٹھکانوں پر زبردست حملہ کیا۔ بعد کی اطلاع منظہر ہے۔ کہ چند گھنٹے کی لڑائی کے بعد فوج نے حالات پر پوری طرح قابو پا لیا ہے۔ گو شہر میں کہیں کہیں جھڑپوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ لبنان کی فوجی عدالت نے ایک شخص کو بغاوت کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ اسی طرح عدالت نے ایک شامی کو بم پھینکنے کے جرم میں عمر قید کی سزا دی ہے۔ ایک اور شامی کو تخریبی سرگرمیوں کی بنا پر ۱۵ سال قید بامشقت کا حکم سنایا گیا ہے۔ کل کابینہ نے لبنانی فوجوں کے چیف آف سٹاف کی زیر سرکردگی نئی کابینہ بنانے کے امکان پر غور کیا۔ ادھر لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر چارلس ملک حفاظتی کونسل میں متحدہ عرب جمہوریہ کے خلاف لبنان کی شکایت پر بحث میں حصہ لینے کے لئے بیروت سے نیویارک روانہ ہو گئے ہیں۔ روانہ ہونے سے قبل انہوں نے کہا میں کونسل میں آزاد لبنان کا کیس پوری مستعدی کے ساتھ پیش کروں گا۔

حفاظتی کونسل میں فرانس کے خلاف تونس کی شکایت

کونسل پیر کے روز شکایت پر غور کرے گی

اقوام متحدہ (نیویارک) ۳۱ مئی۔ فرانسیسی فوجوں کے جارحانہ اقدامات کے خلاف تونس نے حفاظتی کونسل میں جو شکایت کی ہے۔ کونسل نے اس پر پیر کے روز غور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے تونس نے صدر کونسل کے نام اپنے مراسلہ میں شکایت پر غور کرنے کے لئے فوری اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس ضمن میں فرانس نے بھی کونسل کے صدر کے نام ایک جوابی شکایت ارسال کی ہے جس میں تونس پر الجزائری حریت پسندوں کی حمایت کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس ضمن میں فرانس نے ۱۴ فروری کو بھی ایک شکایت بھیجی تھی۔ نئی شکایت میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تونس کی شکایت پر غور کرنے سے قبل فرانس کی ۱۴ فروری والی شکایت پر غور کیا جائے۔ ادھر کل پھر جنوبی تونس میں فرانسیسی فوجوں اور تونسی دستوں کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ اور ایک دوسرے کے خلاف فائرنگ کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ

امریکہ کے سفر سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے الحمد للہ

یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ بفضلہ تعالےٰ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کل بروز جمعہ بوقت نو بجے شب امریکہ کے نو ماہی سفر سے بخیر و عافیت ربوہ پہونچ گئے الحمد للہ۔ آپ کراچی سے ۲۶ مئی کی سہ پہر کو اور لاہور میں ۲۹ مئی کی شام کو پہنچے تھے۔ اب آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ملاقات کے لئے مری جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ کا یہ سفر اور واپسی مبارک کرے۔ اور آپ کے متعلق وہ خاص دعا کی تحریک جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رمضان کے آخر میں کی تھی اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ آمین اللھم آمین

غلام فاروق جولائی میں روس جائیں گے

کراچی ۳۱ مئی۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے صدر مسٹر غلام فاروق حکومت روس کی دعوت پر جولائی میں روس کے سرکاری دورے پر ماسکو جائیں گے۔

ملک نون ری پبلکن پارٹی کے قائد منتخب ہو گئے

لاہور ۳۱ مئی۔ کل ری پبلکن پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کے اجلاس میں وزیراعظم ملک فیروز خاں نون کو ڈاکٹر خان صاحب مرحوم کی جگہ متفقہ طور پر پارٹی کا قائد منتخب کیا گیا۔ نیز کرنل عابد حسین کی جگہ ارباب نور محمد خاں کا انتخاب بطور جنرل سیکرٹری عمل میں آیا۔ آج پھر پانچ بجے سہ پہر تنظیمی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں ملک کے موجودہ حالات کا جائزہ لینے کے علاوہ پارٹی کے انتخابی پروگرام پر بھی غور کیا جائے گا۔

پاکستان اور افغانستان میں تجارتی معاہدہ پر دستخط

لاہور ۳۱ مئی۔ کابل میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ دونوں حکومتوں کی طرف سے توثیق کے بعد یہ نیا معاہدہ عنقریب نافذ العمل ہو جائے گا۔ پاکستان کا تجارتی وفد جو اس معاہدے پر دستخطوں کے سلسلہ میں کابل گیا ہوا تھا وہ لاہور واپس آ گیا ہے۔

لاہور ۳۱ مئی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس سال اپریل کے مہینے میں مغربی پاکستان میں قتل کی ۲۷۰ وارداتیں ہوئیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم جون ۱۹۵۸ء

"وحدتِ امت" اور اختلافِ عقائد

پچھلے دنوں ہم نے الفضل میں صوفی نذیر احمد صاحب (اکبری منڈی لاہور) کی جماعت احمدیہ پر تنقید کا جو انہوں نے "صدق جدید" میں شائع فرمائی تھی مختصر سا جائزہ لیا تھا اب انہوں نے "صدق جدید" میں جماعت اسلامی کو کچھ مشورے دیئے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بات باعث اطمینان ہے۔ کہ صوفی صاحب نے ہمارے ایک مشورہ کو ہی اپنے بنیادی اصول کے طور پر پیش کیا ہے۔ ہم نے الفضل میں لکھا تھا کہ

"اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اسلام میں ایسی بنیادیں نہیں ہیں جن پر تمام دنیا کے مسلمان متفق اور متحد ہو سکتے ہیں۔ ایسی بنیادیں موجود ہیں اور بکثرت ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ "وحدت امت" کے یہ عشاق ان بنیادوں کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مگر اختلافی باتوں کو لے کر اپنی بیزاریوں کا اظہار کرنا شروع کر دیتے ہیں اور قرآن کریم نے اس مسئلہ پر جو نہایت اعلیٰ واضح اور مفصل ہدایات دی ہیں ان کو یکسر بھلا دیتے ہیں۔ قرآن مجید نے تو یہود اور نصاریٰ کو دعوت دی ہے۔ کہ آؤ ان باتوں پر اتفاق و اتحاد کر لیں۔ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک مانیں گے شرک نہ کریں گے۔ وغیرہ لیکن کتنا افسوس ہے کہ ہمارے یہ اتحاد پسند قوم پرست جن کا دراصل یہ کام تھا کہ تمام فرق اسلامیہ کو متحدہ اور مشترکہ بنیادوں پر جمع کرتے خود ہی "وحدت امت" کی خود ساختہ تھیوری کی بناء پر انہیں متفرق کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بیزاری کے (MOOD) میں ایسے ایسے فقرے لکھ جاتے ہیں اور ایسے ایسے مضامین لکھ جاتے ہیں جو رنگین خیالی کے شاہکار تو قرار سمجھے جا سکتے ہیں لیکن "امت مرحومہ کے حقیقی ٹکڑے اڑا کر ہوا میں بکھیر دینے کے دراصل وہی ذمہ دار ہیں"

صوفی صاحب کا جماعت اسلامی کو یہ مشورہ ہے کہ

"میں جماعت اسلامی سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنے مخصوص پروگرام سے بڑی حد تک خالی الذہن ہو کر امت اسلامیہ کے سارے دینی طبقات کو کم از کم مرکزی دینی پروگرام پر متحد کرنے کے لئے کوشش شروع کرے"

(صدق جدید ۲۳ مئی ۱۹۵۸ء)

ہمارے اوپر کے حوالہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ "وحدت امت کے لئے ضروری ہے کہ اختلافی معاملات کو نظر انداز کر کے صرف ایسی باتوں کو لیا جائے۔ جن میں تمام اسلامی فرقے متفق و متحد ہیں۔ صوفی صاحب نے اگرچہ اصولاً وہی بات کہی ہے جو ہم نے لکھی ہے لیکن پھر بھی دونوں میں بڑا فرق ہے صوفی صاحب چاہتے ہیں کہ ایسی کوئی جماعت اختلاف عقائد کو پس پشت رکھ کر کھڑی ہو جو صرف مرکزی عقائد کی تبلیغ کرے ظاہر ہے۔ کہ ایسی کوئی جماعت قائم نہیں کی جا سکتی۔ جو دینی عقائد میں تمام مسلمانوں کو متحد کر سکے جیسا کہ آگے چل کر صوفی صاحب کی تشریح کی ہے جس کو ہم ابھی پیش کریں گے ایسی کوئی جماعت صرف وہی ہو سکتی ہے جو سیاسی مقاصد رکھتی ہو کیونکہ عقیدہ ایک ایسی چیز ہے جس میں دو انسانوں میں بھی یکسانی خیال پیدا کرنا ناممکن ہے۔ وحدت باری تعالیٰ رسالت اور معاد پر ایمان ایسی چیزیں ہیں جو بظاہر تمام دنیا کے مسلمانوں میں یکساں پائی جاتی ہیں لیکن یہ صرف اجمالی نقطہ نظر سے ہی کہا جا سکتا ہے۔ اگر ان کی تفصیلات میں جایا جائے تو انہی متفقہ عقائد میں دو انسان بھی ہم خیال نہیں ملیں گے۔

صوفی صاحب کو شاید علم نہیں کہ جماعت اسلامی اس کا تجربہ کر چکی ہوئی ہے۔ چنانچہ شروع شروع میں بہت سے اہلحدیث اس میں شامل ہو گئے تھے۔ مگر اب نہ صرف اہلحدیث بلکہ دوسرے بڑے بڑے لیڈر بھی جماعت سے الگ ہو گئے ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ کوئی جماعت جو خالص دینی بنیادوں پر اٹھائی جائیگی وہ قطعاً اختلافات عقائد کو سمیٹ نہیں سکتی۔ اسلامی جماعت کی یہی غلطی ہے جس کی وجہ سے وہ جلد ہی اپنی اجل کو پہنچنے والی ہے اس لئے ایک ہمہ گیر اسلامی جماعت وہی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جو سیاسی اور صرف سیاسی ہو۔ جو مختلف فرق کے مخصوص عقائد کو بحال رکھتے ہوئے انہیں ایک سٹیج پر جمع کر سکے۔ چنانچہ مسلم لیگ جب تک وہ اس اصول پر قائم رہی کی کامیابی کا یہی راز تھا۔

مگر صوفی صاحب چاہتے ہیں کہ ایسی دینی جماعت ہو جو سیاست سے الگ رہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"میری ذاتی رائے حتماً یہ ہے کہ بلاواسطہ سیاست کو تو ہمیں اپنے پروگرام میں قطعیۃً نظر انداز کرنا ہوگا دینی معاشرتی۔ معاشی مسائل تک ہمیں محدود رہنا ہوگا اس کے ساتھ ہمیں ایک مبلغ کی حیثیت سے تاریخ میں پہلی دفعہ بحیثیت جماعت کے اپنے پروگرام کو متعین کرنا ہوگا۔ پورے ہند کے لئے ایک ہی متحدہ معاشرہ ایک ہی متحدہ تمدن و تہذیب اور وہ بھی جمہوری انداز کا معاشرہ و تمدن تعمیر کرنے کا جو دعوے ہندوستان نے کیا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں ذات پات کے نظام کو غیر آئینی تک قرار دیا گیا ہے مسلمانوں نے بحیثیت ایک ملت کے کسی سلسلہ میں کوئی بھی قدم نہیں اٹھایا بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کے اکثر و بیشتر فعال طبقات و جماعتیں خالص سیاسی انداز پر سوچنے کی عادی ہیں۔ چونکہ ہم آٹھ نو سو برس ہندوستان پر حکومت کر چکے ہیں۔ لہٰذا یہ سیاسی فکر ہماری رگ حیات بن کر رہ گئی ہے۔ اور آج تو ہمارے لئے ساری بربادی کا سامان اسی میں ہے" (صدق جدید لکھنؤ ۲۳ مئی)

صوفی صاحب کا یہ مشورہ بالکل صحیح ہے کہ ایک ہمہ گیر دینی جماعت کو سیاست سے بالکل الگ رکھا جائے۔ لیکن ایسی جماعت وہی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جو پورے انشراح کے ساتھ اپنے مخصوص عقائد پر ایمان رکھتی ہو۔ ایک کامیاب مبلغ جماعت بہرحال اپنے مخصوص عقائد پر حق الیقین سے ہی کامیابی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ اور دوسروں کو متاثر کر سکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی جماعت کسی دوسری ایسی جماعت سے صرف سیاسی سطح پر ہی متحد و متفق ہو سکتی ہے۔ دینی تفصیلات میں متفق نہیں ہو سکتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی اپنے مخصوص عقائد رکھتے ہوئے بطور ایک سیاسی جماعت کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ جماعت اپنے مخصوص عقائد کو لئے ہوئے سیاسی طریق کار سے اقامت دین کی دعویدار ہے۔ نہ وہ اپنے مخصوص عقائد کو چھوڑ سکتی ہے اور نہ سیاست کو اس لئے نہ تو وہ مسلم لیگ کی طرح سیاست میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور نہ جماعت احمدیہ کی طرح دینی تبلیغ میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اس لئے صوفی صاحب کا جماعت اسلامی کو کوئی ایسا مشورہ دینا لاحاصل ہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے نہایت وضاحت سے اس امر کو بیان فرمایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان کی دو تعریفیں ہیں ایک سیاسی اور ایک دینی۔ سیاسی لحاظ سے ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان ہے خواہ دوسرے فرقوں سے اس کے کتنے ہی اختلافات ہوں۔ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے سیاسی لحاظ سے اس کو مسلمان تسلیم کیا جائے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسری تعریف وہ ہے۔ جو ہر فرقہ آپ اپنی کرتا ہے یعنی اپنے مخصوص عقائد کے مطابق اپنے آپ کو ہی صحیح مسلمان سمجھتا ہے۔ کوئی جبر انسان کو اس کے مخصوص عقائد سے چھڑا نہیں سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ان کے اختلافی مسائل سے کسی جادو کی چھڑی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ سیاسی سطح پر ہی "کم از کم مرکزی پروگرام" زیر عمل لایا جا سکتا ہے جہاں اسلام کے اصول لا اکراہ فی الدین کو اتحاد کی بنیاد بنانا ضروری ہے۔

(باقی دیکھیں ص)

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "یوم خلافت" کی تقریب پر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی خواہش کے پیش نظر جماعت کے دوستوں کے نام ایک ایمان افروز پیغام دیا۔ جسے اسی وقت ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ ریکارڈ کر لیا گیا تھا۔ اب یہ پیغام "الفضل" کے ذریعہ تمام جماعتوں اور احباب کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی) ازہری)

برادران جماعت احمدیہ راولپنڈی!

آپ کے امیر نے

مجھ سے خواہش کی ہے

کہ میں "خلافت ڈے" پر کچھ الفاظ کہوں جو ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ ریکارڈ کر لئے جائیں اور پھر جماعت کو سنا دیئے جائیں۔

"خلافت ڈے" میں خلافت کے متعلق میرا کچھ کہنا تو میرے خیال میں مناسب نہیں ہے اسلئے کہ خلافت کے متعلق بات کرنے کا تعلق جماعت سے ہے خود خلیفہ سے نہیں۔ کیونکہ اپنے متعلق بات کہنی آداب کے خلاف ہوتی ہے۔ مگر خلافت کے ساتھ تعلق رکھنے والی ایک بات ایسی ہے جو میں کہہ سکتا ہوں اور مجھے کہنی چاہیئے بلکہ زور سے کہنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ

خلافت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ چیز ہے

اور قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک سچی خلافت رہے سچا دین بھی جماعت میں قائم رہتا ہے۔ اور سچے دین کا قائم رکھنا اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنا یہ ہر سچے مومن کا فرض ہے۔ پس اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے لئے اور دین کے استحکام کے لئے اور دین کی درستی اور اصلاح کے لئے میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو خلافتِ احمدیہ کے استحکام اور قیام کے لئے خرچ کریں۔ اور اس کام کے لئے اگر جان کی بازی بھی لگانی پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں۔ کیونکہ

یہی ایک ذریعہ ہے

جو قرآن کریم کے قول کے مطابق اسلام کو مستحکم بنا سکتا ہے اور دین کی اشاعت اطرافِ عالم میں کروا سکتا ہے۔ اور آپ لوگوں نے جو احمدیت قبول کی ہے تو اسی لئے کی ہے کہ

اسلام کو دنیا میں مستحکم کریں

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور خدا ئے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں۔ اس مقصد میں کوئی ذرا سی بھی کوتاہی ہوئی تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ آپ نے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا اور اپنے دعووں کو خود جھٹلایا ہے۔ اور کافر اس پر خوش ہونگے اور خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا مگر نہ کافروں کی خوشی دنیوی طور پر آپکے لئے برداشت کے قابل ہو سکتی ہے اور نہ خدا کی ناراضگی دینی طور پر آپ کے لئے قابلِ برداشت ہو سکتی ہے۔

آپ کی کامیابی اسی میں ہے

کہ کافر آپ کی شان و شوکت کو دیکھ کر اور آپ کی خدمت کو دیکھ کر اور اسلام کی اشاعت کو دیکھ کر دل میں کڑھے اور اللہ تعالےٰ آپ کے ظاہر و باطن کو دیکھ کر خوش ہو اور ہمیشہ اس کے فرشتے آپ کی مدد کے لئے اور آپ کی نصرت کے لئے دنیا پر اترتے رہیں۔ اور جس شخص کو خدا اور اس کے فرشتوں کی مدد حاصل ہو ظاہر ہے کہ وہ اور اس کی قوم ہمیشہ بالا ہی رہے گی کبھی نیچی نہیں ہو سکتی۔ پس یہ میرا پیغام ہے جو میں آپ کو پہنچاتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس کو توجہ سے سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے ٭

ینصرک رجال نوحی الیھم من السّماء

(ترجمہ) تیری مدد وہ رجال کریں گے جنکو ہم وحی آسمان سے نوازیں گے (الہام حضرت مسیح موعود)

از حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد — لاہور

(۲)

۱۸۔ علاقہ یوپی۔ ریاست بھوپال سے عالم بے بدل مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی مرحوم کو کھڑا کیا جو نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست تھے۔ آپ نے اس زمانہ کے نامی عوامی مخالف علماء کو اپنی عالمانہ تحریروں اور زبانی مباحثات سے لاجواب کرکے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کی تائید میں عالمانہ تصنیفات شائع کیں۔

۱۹۔ امرتسر کے اندر آپ کے دعوئے مسیحیت سے پہلے ایک بزرگ مولوی سید عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بھی گذرے ہیں جن کی اولاد غزنوی خاندان کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے حضرت اقدس علیہ السلام کے حق میں کئی رؤیاء دیکھیں اور کئی پیشگوئیاں کیں۔

۲۰۔ پنجاب کے مردم خیز خطہ میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تائید میں اور بہت سے بزرگ کھڑے ہوئے۔ جن میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سلمہ اللہ تعالےٰ سلسلہ کی تاریخ میں ایک روشن ستارے ہیں آپ کو اللہ تعالےٰ نے عنفوان شباب میں ہی سلسلہ سے منسلک کر دیا۔ اور آپ نے اپنی خداداد ذہانت اور علم لدنی کی بناء پر سلسلہ کی ساٹھ سال تک عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا پایہ علمی لحاظ سے بہت بلند ہے۔ آپ صاحب الہام ربانیہ کشوف صحیحہ و رؤیائے صالحہ مستجاب الدعوات بزرگ ہیں۔ جن کی صدہا نہیں بلکہ ہزاروں دعائیں قبول ہوئیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے عاشق ہیں۔ سلسلہ کے ہر فرد سے ماں باپ کی طرح ہمدردی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو غیر معمولی دماغی اور ذہنی اور علمی قوتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ باوجود عمر رسیدہ ہونے کے اب بھی سارا دن وعظ و نصیحت میں گذارتے ہیں۔ دن اور رات دعائیں کرنا اللہ کی یاد میں ہر وقت محو رہنا ہر ایک ملنے والے سے نہایت شفیق باپ کی طرح خندہ پیشانی سے ملنا ہر ایک احمدی کی خیر خواہی کرنا ہر طالب حق کو تسلی بخش طریقہ سے راہ حق دکھلانا ہی آپ کے شب و روز کے مشاغل ہیں۔ آپ نے سات آٹھ سال کا عرصہ گذرا القائے الٰہی کے ماتحت "حیات قدسی" کے نام سے کئی ہزار صفحات کے چھ دفتر تفسیر قرآن پاک و تبلیغی حالات و استجابت دعا اور دیگر واقعات پر مشتمل تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں سے پانچ حصے چھپ چکے ہیں جو "مشتے نمونہ از خروارے اور دانہ از انبارے" کا حکم رکھتے ہیں۔

۲۱۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ یہ بزرگ تو ضلع سیالکوٹ کے تھے لیکن ... [this part as printed:] یہ بزرگ تو شہو سیچیار آف تو شہرہ گنگے زنیاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اور سلسلہ حقہ کے چوٹی کے علماء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ آپ نے اپنی عمر عزیز پہلے طالب علمی میں اور اس کے بعد تبلیغ اور تعلیم دینیات میں گذاری آپ فاضل گرانقدر تھے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری۔ مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا۔ مولانا حافظ مبارک احمد صاحب وغیرھم سب آپ کے شاگرد اور فیض یافتہ ہیں۔ آپ کا صدقہ جاریہ درس قرآن پاک ہے۔ جو آپ قادیان میں سالہا سال تنہا رمضان مبارک میں دیتے چلے آئے۔ اور ہوشربا گرمی کے مہینوں میں ظہر کی نماز سے عصر تک ایک پارہ کی تلاوت کے بعد اسی روانی سے ایک ایک رکوع کا ترجمہ اور پھر تفسیری نکات بیان فرماتے رہے۔ آپ جیسے قرآن پاک کی تلاوت زبانی فرماتے تھے اسی طرح بغیر متن کو دیکھے اپنی قوت حافظہ اور علمی طاقت کی بناء پر ترجمہ بھی اسی روانی سے کرتے تھے۔

۲۲۔ حضرت حافظ مولانا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ آپ مشہور اہل حدیث عالم حافظ محمد رحمۃ اللہ علیہ مصنف تفسیر محمدی و احوال الآخرۃ پنجابی کے شاگرد رشید تھے۔ آپ خود بھی پنجابی زبان کے ممتاز شاعر تھے۔ یاقوت خالص اور سیرت رسول مقبول صلعم آپ کے مشہور رسالے ہیں۔ آپ نے اپنی ساری عمر سلسلہ کی تبلیغی خدمات میں گذاری۔ شہید احمدیت حضرت مولانا عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ مبلغ ماریشش آپ کے فرزند رشید تھے۔

۲۴۔ حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے گروہ میں ممتاز عالم تھے۔ آپ نے سلسلہ میں داخل ہونے کے بعد نمایاں خدمات انجام دیں۔

۲۵۔ حضرت مولوی امام الدین صاحب گولیکی رضی اللہ عنہ آپ بھی اپنے زمانہ کے ممتاز عالم تھے۔ اس وقت آپ کے کئی شاگرد اور تربیت یافتہ مولوی فاضل موجود ہیں۔ آپ کے ایک ممتاز شاگرد مولانا ناصر الدین عبد اللہ مولوی فاضل پنجاب کا دید تیرتھ۔ وید بھوشن فاضل زبان سنسکرت تھے۔ جنہوں نے کئی سال بنارس میں رہ کر سنسکرت کی انتہائی ڈگریاں حاصل کیں۔ اور آریوں کے مقابلہ میں (۱) آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش (۲) اور مقابلہ وید و قرآن پاک (۳) رسالہ گوشت خوری (۴) احمد مسیح موعود کی پیشگوئی ویدوں میں ایسی عالمانہ اور لاجواب کتابیں تصنیف فرمائیں حضرت مولانا امام الدین صاحب بڑے عابد زاہد بزرگ تھے۔ اور اپنی نیکی تقویٰ۔ علم و عمل کی رو سے سلف صالحین کا پاک نمونہ تھے۔ آپ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے والد بزرگوار تھے۔

۲۶۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ آپ سلسلہ کے درخشندہ رکن اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم خدام میں سے تھے۔ آپ پہلے لندن میں اور اس کے بعد براعظم امریکہ میں احمدیت یا حقیقی اسلام کے پہلے کامیاب و کامران مبلغ تھے۔ آپ کے تبلیغی کارنامے اور سلسلہ کی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے۔ آپ نے ایک ایسی سرکاری ملازمت ترک کرکے خدمت سلسلہ کو ترجیح دی۔ جس کا مستقبل بہت شاندار تھا۔

۲۷۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ آپ ضلع سرگودہا کے ایک علمی خاندان کے روشن چراغ تھے۔ آپ نے تحصیل علم کے بعد مرکز سلسلہ میں رہائش اختیار کی اور سلسلہ کی علمی خدمات میں ... دن رات سے معروف ہو گئے۔ آپ اپنے زہد۔ بے نفسی۔ خدا ترسی وغیرہ اوصاف حمیدہ کی وجہ سے فرشتہ خصلت مشہور ہیں۔ آپ نے سالہا سال کی شب و روز کی محنت سے قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر انگریزی زبان میں مرتب فرمائی۔ جس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ہزارہا انسان جماعت میں اس وقت بھی موجود ہیں جن کے آپ محسن ہیں اور میں بھی ان میں ایک ہوں۔ آپ کی خوبیوں کے شمار کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ آپ تفسیر قرآن پاک کے سلسلہ میں تین سال لنڈن میں بھی اقامت گزین رہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو اکثر آپ کو مقامی امیر مقرر فرما جاتے۔

۲۸۔ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ مبلغ آپ نے ماریشس میں قریباً بارہ سال کا لمبا عرصہ تبلیغ سلسلہ میں گزارا اور پہلے سیلون میں اور پھر وہاں پر صدہا نفوس آپ کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے۔ آپ وہاں کے پہلے مبلغ تھے۔ واپس آکر ہائی سکول میں دینیات کی تعلیم کے انچارج رہے۔ آپ سالہا سال تک رمضان شریف میں قرآن پاک سناتے رہے۔ آپ مستجاب الدعوات بزرگ اور اور بے نفس عالم تھے۔

۲۹۔ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ آپ بھی سلسلہ کے نامور مبلغ اور شیریں بیان لیکچرار تھے۔ آپ نے افریقہ کے لق و دق صحرا میں غلغلہ احمدیت بلند کیا۔ آپ کے طرز تبلیغ اور طرز بیان میں عجب کشش تھی چار چار ہزار اور دس دس ہزار افریقن ایک وقت میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ آپ افریقہ میں احمدیہ تبلیغی مشنوں کے بانی ہیں۔ اور قیامت تک زندہ جاوید رہنے والی ہستی۔

۳۰۔ مولانا حکیم صوفی عبید اللہ صاحب بسمل امرتسری رضی اللہ عنہ آپ عربی اور فارسی زبانوں کے مشہور عالم تھے۔ اور کسی زمانہ میں ریاست رامپور کی شاہی لائبریری کے لائبریرین رہ چکے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سات سو صفحات کی سوانح حیات آپ کی تصنیف ہے۔ آپ کے والد میاں مظہر جمال رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف رتڑ چھتڑ کے خلیفہ اور چہیتے مرید تھے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

میں کس طرح احمدی ہوا

(از مکرم محمد پریل صاحب ساکن کمال ڈیرہ سندھ)

اس عاجز کا نام محمد پریل ولد قائم الدین ہے - قوم بلوچ ہے - کمال ڈیرہ سندھ کا رہنے والا ہوں - سال پیدائش ۱۸۸۲ء ہے -

میری تعلیم سال ۱۸۹۴ء سے شروع ہوئی - ۱۹۰۳ء میں تعلیم سے فارغ ہو کر سکول ماسٹر کے طور پر ملازمت شروع کی - ہمارا ایک عزیز کریم داد مجذوب تھا - اس نے گھر گھر میں اعلان کیا کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو گیا ہے اور مشرق کی طرف ہاتھ اٹھاتا تھا - ہمارا ایک استاد پیسہ اخبار لاہور سے منگاتا تھا - اس اخبار نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے بارہ میں مضمون لکھا - ہمارے گاؤں کے دو اصحاب حکیم محمد رمضان صاحب اور محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہما نے وہ مضمون پڑھا جس پر دونوں اصحاب قادیان چلے گئے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر کے بیعت کے فیض سے مشرف ہو کر واپس آئے یہ ۹۷-۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے - میں اس وقت پڑھتا تھا - ایک دن حکیم صاحب مرحوم میرے سکول میں آئے جبکہ سید علی مراد شاہ صاحب بھی میرے پاس بیٹھے تھے - ان دونوں میں مذہبی بات چیت شروع ہو گئی - مجھے انہوں نے ثالث مقرر کیا - حکیم صاحب نے قرآن کریم سے دلائل پیش کئے اور سید صاحب ادھر ادھر کی کتابوں سے حوالے پیش کرتے تھے - میں نے سید صاحب کو کہا کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں آپ قرآن پیش کریں اور باتیں چھوڑ دیں - اس پر سید صاحب موصوف غصہ میں ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے والد صاحب بزرگوار سے ملے اور انہیں کہا کہ آپ کا لڑکا بھی قادیانی ہو گیا ہے - جب میں گھر آیا تو مجھ کو والدین نے ڈانٹا اور کہا کہ تم سیدوں کی کیوں مخالفت کرتے ہو -

رات کو میں نے رو رو کر دعائیں کیں - خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میرے گھر میں آگئے ہیں اور ان کے پیچھے بہت جماعت ہے میں دوڑ کر حضور کے پاؤں پر گر پڑا ہوں اور کہتا ہوں کہ حضور آپ امام زماں ہیں مجھ کو بچائیں - حضور نے مسکرا کر کچھ فرمایا - مگر میں نہ سمجھ سکا - آنکھ کھل گئی - ایسی نورانی تجلی میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی - آخر جولائی ۱۹۰۵ء کو اکیلا میں دارالامان چلا گیا اور حضور علیہ السلام کی دستی بیعت کی - میرے ساتھ کشمیر کا ایک بوڑھا مولوی تھا اس نے بیعت کی حضورؑ نے بیعت کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی - پھر میں نے عرض کیا کہ حضور پھر میرے لئے دعا مانگیں - حضورؑ نے فرمایا کیسی دعا - میں نے عرض کیا حضور سے دین کا علم مجھے بھی آجائے - حضورؑ نے دوسری بار دعا مانگی - پھر میں نے عرض کیا حضور کوئی کتاب پڑھنے کے لئے عطا فرمائیں - اس وقت مکرم مہدی حسین صاحب مرحوم موجود تھے - ان کو حضور نے فرمایا - ان کو تین کتابیں دے دیں - سرمہ چشم آریہ، شحنۂ حق اور حقیقۃ الوحی کا آخری جز - میں پندرہ روز دارالامان رہ کر پھر واپس آگیا - اس طرح میں نے جو کچھ دیکھا وہ ذیل میں عرض کرتا ہوں -

پہلے دن ظہر کی نماز کے وقت میں مسجد مبارک میں پہنچا - میں نے السلام علیکم یا نبی اللہ کہہ کر حضور کے دست مبارک کو چوما - پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بھی مصافحہ کیا - حضور نے پوچھا کہاں سے آئے ہیں - میں نے عرض کیا حضور حیدر آباد سندھ سے - حضورؑ نے فرمایا سندھ کا کیا حال ہے - میں نے عرض کیا حضور بہت سے دشمن بھی ہیں اور بہت سے دوست بھی ہیں - حضورؑ نے فرمایا آپ کی کل بیعت لیں گے -

اس زمانے میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم کا دفتر مسجد مبارک میں تھا - مسجد مبارک بہت چھوٹی تھی - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک وسیع کرنے کا الہام ہو چکا تھا - حضورؑ نے مسجد کو وسیع کرانے کے لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا

میں جولائی ۱۹۰۵ء میں گیا تھا - موسم بہت گرم تھا مسجد مبارک میں یہ عاجز حضور انور کو پنکھا کر رہا تھا - مولوی محمد علی صاحب کوئی بات کرنے کے لئے آئے - انہوں نے اشارہ کیا کہ میں پیچھے ہٹ جاؤں تاکہ وہ بیٹھ کر بات کر سکیں میں پیچھے ہٹنے لگا تو حضور انور نے فرمایا کہ مت ہٹو - میں پھر پنکھا کرتا رہا - مولوی صاحب کھڑے ہو کر حضور سے بات (۴) کرتے رہے - وہ زمانہ میرا بچپن کا تھا - اب میں محسوس کرتا ہوں کہ نبیوں کی شان یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں کرتے - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر عام لوگوں کی طرح ہوتے تو فرماتے مولوی صاحب آگے آؤ اور مجھے فرماتے پیچھے ہٹ جاؤ - کیونکہ میں ایک غریب سندھی تھا اردو بھی نہ آتی تھی - وہ ایم - اے تھے - مگر حضور علیہ السلام نے ایسا نہیں فرمایا - حضورؑ کو میں نے کبھی غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا تھا - ہمیشہ بشاشت اور خوشی کے آثار چہرہ پر نمایاں رہتے -

رکھ لی مسیح وقت نے دیدۂ منتظر کی لاج

(از مکرم محمد علی ہاشمی - لاہور)

رکھ لی مسیح وقت نے دیدۂ منتظر کی لاج
روحِ بشر اجال دی، سینے کے داغ دھو گئے

ہم کو غمِ حیات سے فرصتِ یک نفس نہ تھی
تجھ سے نگہ ملی تو بس تیرے غموں میں کھو گئے

اہلِ جنوں نے دوستو محملِ شوق جیت لی
ایک ہمیں تھے کم نصیب راہِ طلب میں سو گئے

کل کو شکوۂ خسروی لوٹے گا ان کے پاؤں میں
آج جو خود برہنہ پا کوئے نگار کو گئے

تیرے طفیل کٹ گئے سود و زیاں کے مرحلے
سارے جہاں کو چھوڑ کے تیرے فقیر ہو گئے

کون سی آنکھ پا گئی ہادیٔ کامگار کو
کون ہے بامرادیاں؟ کس کے نصیب سو گئے؟

چندہ تحریک خاص

سال رواں یعنی یکم مئی ۱۹۵۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک چندہ تحریک خاص کی حسب ذیل شرح منظور ہوئی ہے:-

ا - موصیوں سے ان کی آمد کے ہر روپیہ پر دو پائی -

ب - غیر موصیوں کے لئے یعنی چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے ان کی آمد کے ہر روپیہ پر ایک پائی -

ناظر بیت المال ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ "احمد نگر" کا سالانہ تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر کے زیر انتظام ایک تربیتی جلسہ ۵ جون ۵۸ء کو بعد نماز مغرب ہو رہا ہے جس میں علاوہ دیگر تقاریر کے ایک تقریر "خلافت راشدہ" کے موضوع پر بھی ہو گی - ربوہ اور احمد نگر کے مقامی احباب سے التماس ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں نوٹ:- لاؤڈ سپیکر کے علاوہ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہو گا -

(ناظم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کے لئے ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد ۶۰۰ روپے کنال زمین ریزرو کی جا رہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو۔ اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے تا کہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

قائدین اضلاع و علاقائی اور ماہوار مالی رپورٹ

جملہ قائدین اضلاع و علاقائی کو محترم نائب صدر صاحب کی طرف سے یہ ہدایت بھجوائی گئی ہے کہ وہ نادہند اور بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس کو بیدار کرنے کے سلسلہ میں جو ذرائع اختیار کریں اور اس کا جو نتیجہ نکلے اس تعلق میں ہر ماہ کی دس تاریخ تک محترم نائب صدر صاحب کی خدمت میں رپورٹ آنی چاہیئے۔ ۱۱ مئی تک مکرم صوفی محمد احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ . . . . مکرم میاں محمد شریف صاحب قائد ضلع گوجرانوالہ۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب قائد علاقائی ملتان ڈویژن اور مکرم شریف احمد صاحب معتمد ضلع خیرپور میرس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ براہ مہربانی باقی ماندہ احباب بھی جلد از جلد اپنی رپورٹیں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یاد دہانی سے بچیے!

بقایا داران کی فہرستیں انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی جماعتوں کو بھجوا دی جائیں گی پیشتر اس کے کہ اس طریق سے آپ کو یاد دہانی پہنچے آپ اپنی موعودہ رقم سو فیصدی ادا فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا آپ کا نام اس فہرست سے خارج کر دیا جائے۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا اور صدقہ

۹ مئی ۱۹۵۸ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ راجن پور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اور دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک بکرا احباب جماعت کی طرف سے اور ایک بکرا چوہدری شرف الدین صاحب کی طرف سے صدقہ دیا گیا۔

(غلام نبی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان)

اعلان تاریخ امتحان کتاب ضرورۃ الامام

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کتاب "ضرورۃ الامام" کا امتحان ۱۵ جون ۱۹۵۸ء کو منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جلد از جلد پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ کہ کتنے کتنے پرچے درکار ہیں۔ جن لجنات کی طرف سے تعداد آ چکی ہے۔ ان کو بھی پرچے ارسال ہیں۔ حل کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ میں ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

یوم خلافت کی تقریب پر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا جلسہ

مورخہ ۲۷/۵/۵۸ بعد نماز عصر ۵½ بجے شام جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی میں مکرمی جناب سید امجد علی شاہ صاحب زعیم انصار اللہ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا

صوفی محمد احمد صاحب قمر قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب بٹ نے نظم سنائی۔ اس کے بعد سید امجد علی شاہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر سے جلسہ کا آغاز فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ۲۶ مئی یوم وصال مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ۲۷ مئی یوم خلافت ہے۔ چونکہ ایک وقت میں آ کر مسئلہ خلافت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کرنے کے لئے یہ دن منایا جاتا ہے تاکہ احباب جماعت یہ ذہن نشین کر لیں کہ خلافت قوم کی زندگی کا ذریعہ ہے۔

بعد ازاں خاکسار نے تقریر کی۔ سب سے پہلے لفظ خلیفہ کے معنے بیان کئے۔ پھر قرآن مجید اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعدد الہامات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا۔

مکرمی محمد نواز خانصاحب نے اپنی تقریر میں بتایا۔ خلافت ایک عظیم الشان نعمت ہے اس کی قدر کرنی ضروری ہے وہ اس طرح کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفاء کے رنگ میں رنگین ہوں۔

چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ نے "قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے رسالہ الوصیت کی روشنی میں وضاحت اور صراحت سے اس حقیقت کو ثابت کر کے دکھایا۔ اس ضمن میں انہوں نے غیر مبایعین کے اس نظریہ کی بھی تردید کی۔ کہ خلیفہ کی ضرورت نہیں

چوہدری بشیر احمد صاحب اتنیاز قائد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ ہمیں خلافت کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ اور سمجھ کر عملی طور پر اس کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے۔

بعد ازاں صوفی محمد احمد صاحب قمر قائد ضلع سیالکوٹ نے ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بارہ خلافت احمدیہ پڑھ کر سنائے۔

آخر میں صاحب صدر سید امجد علی شاہ صاحب نے مؤثر طریق سے واقعات کی روشنی میں خلافت کے مقام اور اس کی برکات کو بیان فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ قوم اسوقت ترقی کر سکتی ہے۔ جب ان کا ایک واجب الاطاعت لیڈر ہو

(ارشد علی ایڈووکیٹ سکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا چھوٹا بھائی عزیزم نصیر احمد ابن ملک مظفر احمد صاحب بعمر پونے دو سال مورخہ ۲۳/ ۲۴ مئی کی درمیانی شب کو داغ مفارقت دے گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(ملک منور احمد جاوید گنج مغلپورہ۔ لاہور)

۲۔ عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا تار موصول ہوا ہے کہ ان کی بیوی جو مدت سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ ان کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

۳۔ میری بیوی کی صحت بہت کمزور ہے۔ اور اکثر بیمار رہتی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (سید عبید اللہ شاہ چک جھمرہ ضلع لائلپور)

۴۔ میرا بھائی عزیزم مبشر احمد خالد امسال انٹرنس کے امتحان میں شریک ہوا ہے۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان اور سب بزرگوں سے درخواست ہے کہ عزیزم کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خیر النساء خالدہ دار الرحمت غربی ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۹۶۴ میں سکینہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ زیور طلائی ایک تولہ قیمتی ایک صد دس روپیہ جو کہ میں خاوند سے حق مہر میں وصول کر چکی ہوں۔ باقی بذمہ خاوند ۹۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان دو صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد سکینہ بیگم

گواہ شد صوفی نذیر احمد محمد آباد

گواہ شد پیر محمد ولد محمد بخش اکونٹنٹ محمد آباد فارم

نمبر ۱۴۹۶۵ میں سعیدہ بیگم بنت میاں حبیب اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حسب ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں کہ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہیں جامعہ نصرت ربوہ میں بطور لیکچرار ملازم ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ ۲۵۵/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

خاکسارہ سعیدہ بیگم لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ

گواہ شد حبیب اللہ (والد موصیہ) ربوہ — گواہ شد بشیر احمد سیالکوٹی (ماموں موصیہ) دفتر نظارت مرکزیہ ربوہ

نمبر ۱۴۹۶۶ میں حمید اللہ ولد بابو محمد بخش صاحب قوم جاٹ تلہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ دو صد اٹھاسی روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ حق دار ہوگی۔

العبد حمید اللہ ایم۔ اے واقف زندگی لیکچرار ریاضی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد محمد علی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

گواہ شد۔ ظفر احمد وینس ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

نمبر ۱۴۹۶۷ میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد خاں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات حال ربوہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد منقولہ بصورت زیور طلائی ۲۳ ۱/۲ تولہ بہ تفصیل ذیل ہے۔ نکلس۔ گلوبند۔ لاکٹ۔ سنگار پٹی ٹکہ۔ چوڑیاں۔ کانٹے۔ انگوٹھیاں جس کی اندازاً قیمت ۲۳۰۰/- روپے ہے۔ مہر حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔

مجموعی مالیت ۳۳۰۰/- روپیہ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ حمیدہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد نذیر احمد خاں خاوند موصیہ سینیئر ایگریکلچرل اسسٹنٹ سیالکوٹ

گواہ شد۔ فضل احمد (والد موصیہ) نائب ناظر تعلیم ربوہ

نمبر ۱۴۹۶۸ میں ظفر احمد ولد چوہدری ولی محمد صاحب قوم جاٹ وینس پیشہ واقف زندگی عمر پچیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ دو صد اٹھاسی روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس کے بعد اس کے علاوہ میں کوئی جائیداد پیدا کر لوں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو ترکہ بھی میرا ثابت ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ لینے کی حقدار ہوگی۔

العبد:۔ ظفر احمد وینس ایم اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الرحمن جنید تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ فضل داد تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نمبر ۱۴۹۶۹:۔ میں عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری نور محمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ بھی میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں اپنے حساب حصہ جائیداد میں داخل صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسی قدر رقم میرے حصہ جائیداد سے منہا کر دی جائے گی۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ بندے طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپے کانٹے طلائی وزنی تقریباً ۲ تولہ قیمتی یکصد روپیہ حق مہر پانچ سو روپیہ جس میں سے مجھے ۲۵۰/- روپے وصول ہو چکے ہیں۔ جن کی میں نے دس مرلے زمین تعلیم الاسلام کالج کے نزدیک ریزرو کرائی ہوئی ہے۔ ابھی اس کا قبضہ وغیرہ مجھے نہیں ملا اور بقایا مبلغ ۲۵۰/- روپے حق مہر کے میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ الغرض کہ میں اس کل جائیداد ۶۵۰/- روپیہ

کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

لامۃ :۔ عزیزہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ نور محمد انسپکٹر جائیداد (خاوند موصیہ)

گواہ شد:۔ محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲)

تمام سیاسی معاملات میں ہر فرقہ کو یکساں حیثیت دی جائے۔ اور اختلافی عقائد کو ہر فرقے کے حالات پر چھوڑ دیا جائے۔ مگر کسی فرقہ کو اجازت نہ ہو کہ وہ اپنے اختلافی مسائل کو سیاست میں گھسیٹنے کی کوشش کرے "وحدت امت" کے یہی معنی ہو سکتے ہیں۔ یہی ٹھوس حقیقت ہے۔ باقی سب شاعری ہے۔ آخر صوفی صاحب بتائیں کہ ان کے ذہن میں بھی "واحد امت" کا فائدہ سوائے سیاسی فائدہ کے اور کیا ہے "وحدت امت" وہ اسی لئے چاہتے ہیں۔ تاکہ اقوام عالم میں مسلمانوں کا "وزن" تسلیم کیا جائے۔ ورنہ جہاں تک دینی برکات کا تعلق ہے۔ تو قرآن کریم کا اصول یہی ہے کہ لا تزر وازرۃ وزر اخری اگر کوئی فرد یا جماعت اپنے مخصوص عقائد ہی کو ذریعہ نجات اخروی سمجھتی ہے۔ تو اسلام کے آزادی ضمیر کے اصول کا تقاضا ہے کہ ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ البتہ اپنے مخصوص عقائد کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ یہی وہ بین الاقوامی اصول ہے جس کو ترک کر کے آج مختلف خیال کے مسلمان باہم متصادم ہوتے ہیں۔ اور "وحدت امت" کے کم از کم مرکزی پروگرام کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جس پر تمام فرقوں کے مسلمانوں کو جمع کیا جا سکتا ہے۔

زعماء اصحاب انصار اہتمام فرماویں

نئے دستور اساسی انصار کی رو سے مجالس انصار کے زعماء اصحاب کی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ مرکز میں آنا ضروری ہے تا مرکز ان کی مساعی سے باخبر رہے۔ اور رفتار ترقی کا اندازہ کر سکے لہٰذا بار دیگر اعلان ہذا تاکید اً گذارش ہے کہ براہ مہربانی ہر ماہ کی کارگذاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی ۵ تاریخ تک دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں بھجوا دی جایا کرے۔ اس وقت بہت کم مجالس کی طرف سے یہ رپورٹ موصول

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ) [illegible]

پاکستان نے بھارت سے ہاکی کا چمپئن شپ جیت لیا

پاکستانی کھلاڑی اب تک سونے کے چھ تمغے جیت چکے ہیں!

ٹوکیو ۲ مئی۔ تیسرے ایشیائی مقابلوں کے دوران کل پاکستان نے بھارت سے ہاکی کا چمپئن شپ جیت لیا۔ دونوں ٹیموں نے کوئی گول نہیں کیا۔ لیکن سابقہ مقابلوں میں دونوں ٹیموں نے اپنے مخالفوں پر جو گول کئے تھے ان کی بنیاد پر پاکستان کو چمپئن قرار دے دیا گیا۔

بھارت نے جاپان۔ کوریا اور ملایا پر سولہ اور پاکستان نے انیس گول کئے تھے۔ بھارت نے کوریا سے ایک گول کھایا۔ لیکن پاکستانی ٹیم کے خلاف کسی نے کوئی گول نہیں کیا۔

پاکستان کی یہ کامیابی اس اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ تیس برس قبل جب ہاکی کو ایک بین الاقوامی کھیل کی حیثیت دی گئی۔ اس وقت سے اب تک بھارت ہی اس کا چمپئن چلا آ رہا ہے۔ ہاکی میں اس شاندار کامیابی کے بعد ٹوکیو کے ایشیائی مقابلوں میں پاکستان سونے کے چھ تمغے جیت چکا ہے اس نے کل ۲۳ تمغے جیتے ہیں جن میں سے ۹ چاندی کے ہیں اور آٹھ کانسی کے۔

چاندی کا ایک تمغہ دو ہزار میٹر کی سٹینڈم سائیکل دوڑ میں پاکستان کے شاہ رُخ اور اور فاروقی نے کل حاصل کیا۔ اس مقابلے میں جاپان کی ٹیم نے طلائی تمغہ جیتا۔ ابھی پاکستان باکسنگ کے مقابلوں میں حصہ لے رہا ہے جو آج ختم ہو جائیں گے۔ پاکستانی حلقوں کو توقع ہے کہ ان کے باکسر اس میں بھی ایک یا دو طلائی تمغے حاصل کر لیں گے۔

بھارت سے ہاکی کا چمپئن شپ جیتنے پر وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون نے قوم کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ پاکستانی ٹیم نے کھیل کا ایک مقابلہ ہی نہیں جیتا ہے بلکہ دنیا میں ملک کے وقار کو بلند کیا ہے۔ اور پاکستان کی شہرت میں اضافہ کیا ہے۔

کل سہ پہر جب بھارت اور پاکستان کی ٹیمیں ہاکی کے میدان میں تاریخی معرکے کے لئے صف آرا ہوئیں تو ٹوکیو کا سٹیڈیم کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور تماشائیوں میں جاپان کے شہنشاہ ہیروہیٹو۔ ان کی ملکہ اور دونوں ملکوں کے سفیر موجود تھے

صدر ناصر جولائی میں یوگوسلاویہ جائیں گے

بلغراد ۳۰ مئی۔ حکومت یوگوسلاویہ نے اعلان کیا ہے کہ صدر ناصر جولائی میں یوگوسلاویہ کا دورہ کریں گے۔ اعلان میں تجویز کیا گیا ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان بات چیت بھی بہت مفید ہو گی

درخواست دعا

میرے حقیقی چھوٹے بھائی ملک ظفر الحق صاحب دل کے عارضے سے وارسک ہسپتال میں چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

حکیم مرغوب اللہ شیخوپورہ

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۲½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۲½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے۔ اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ (جنرل منیجر)								
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼									